فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر الرحمانی حفظہ اللہ، امیر جمعیت اہلحدیث سندھ

کیا لفظِ اہلحدیث دعوتِ دین میں رکاوٹ ہے؟

خطبۂ مسنونہ کے بعد!

اس نشست کیلئے گفتگو کا موضوع یہ ہے کہ ''کیا لفظ اہلحدیث دعوت دین میں رکاوٹ ہے؟'' اس سوال کا پہلے اجمالی جواب یہ ہے کہ رکاوٹ ہے بھی اور نہیں بھی، جواب ہاں میں بھی ہے اور نہ میں بھی۔ یہ لفظ ہر اس شخص کیلئے رکاوٹ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ رکاوٹ بنادے جس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگادے۔ بقول شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ''ہر اہل بدعت کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ اہلحدیث پر طعن زنی کریں گے اور انہیں گالیاں دینگے اور انہیں ناپسند کریں گے''۔ اور اس سے قبل یہ بات ایک عظیم محدث یونس بن یزید الایلی جو امام زہری کے بڑے ارشد تلامذہ میں سے ہیں انہوں نے فرمائی تھی، ان کا قول ہے:

لیس شیء اغرب من سنة رسول اللہ ﷺ واغرب منها اهلها

سب سے زیادہ اجنبی چیز نبی ﷺ کی حدیث ہے اور حدیث سے بھی زیادہ اجنبی اہلحدیث ہیں۔

ان کے اس قول کا معنیٰ یہ ہے کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ دین کی جس چیز پر ظلم ہوتا ہے اور لوگ جسے زیادہ ناپسند کرتے ہیں وہ نبی ﷺ کی حدیث ہے۔ کوئی کلمہ گو ایسا ہے کہ جو حدیث کا منکر ہے جو حدیث کو مانتا ہی نہیں۔ حدیث کا انکار کرکے کافر ہوگیا اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہوگیا۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو حدیث کو مانتے ہیں لیکن جو حدیث عقل اور رائے کے خلاف آجائے اس کا انکار کردیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے:

لو عملنا بکل حدیث لانسد باب الرای

اگر ہم ہر حدیث پر عمل کرنا شروع کردیں تو رائے کا دروازہ بند ہوجائے گا۔ جبکہ ہمارا تمیز اور ہماری پہچان اہل الرأے ہونا ہے۔ لہٰذا ایسے قانون اور ایسے ضابطے بنائے کہ ان ضابطوں کے شکنجے میں حدیثیں آئیں۔

اور انہیں یونس بن یزید الایلی کا یہ امام مالک کے ہمعصر ہیں، قول ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ اجنبی چیز نبی ﷺ کی حدیث ہے اور حدیث سے زیادہ اجنبی اہلحدیث ہیں۔ بہت سے لوگ اس نام کو سننا گوارہ ہی نہیں کرتے۔ یہ لفظ اگر رکاوٹ ہے تو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے، یہ رکاوٹ اللہ نے بنائی ہے۔ ہر چیز اللہ کے اختیار میں ہے، ہمارے اختیار میں نہیں۔ آج عالم کفر اسلام کا نام سننا پسند نہیں کرتا یہ بھی رکاوٹ ہے؟ تو پھر اسلام کا نام بھی نہ

یہ لوگوں کو جمع کرنا، لوگوں کو اکٹھا کرنا یہ کمال نہیں ہے، یہ دین کسی مداری کا کھیل نہیں کہ ڈگڈگی بجائے اور لوگ جمع ہوجائیں

لو!!! اس سے بڑھ کر اللہ پاک کا فرمان ہے:

وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ

(الزمر: ۴۵)

جب صرف ایک اللہ کا ذکر کیا جائے، صرف ایک اللہ کا نام لیا جائے تو ان لوگوں کے دل سکڑ جاتے ہیں اور تنگ ہو جاتے ہیں، یہ ایک اللہ کا نام سننا پسند نہیں کرتے اور جب ان کے بتوں کا ذکر ہولات ومنات وعزی کا ذکر ہو تو پھر یہ خوش ہوتے ہیں۔

آج لفظِ اہلحدیث کو چھپایا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کو قریب کریں، یہ قریب کرنے کا کونسا طریقہ ہے؟ یہ خودساختہ نظریہ ایک بیمار عقل کی بیمار سوچ ہے، ایک دنیا اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کا نام سننا پسند نہیں کرتی تو کیا مصلحتِ دعوت کی خاطر اس نام کو اڑا دو گے؟؟؟ دعوت دین تو ایک ایسی چیز ہے جو کسی دنیاوی قاعدوں کو برداشت نہیں کرتی، کچھ مان لو کچھ منوا لو، کچھ لے لو کچھ دے دو، یہ تمہارے سیاسی چکر ہیں، تمہاری دکان داریاں چمکانے کے چکر ہونگے، ان اصطلاحات کو دین نہیں جانتا۔ یہاں تو رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے میدان محشر میں جو اللہ نے منظر دکھایا تو ایسے انبیاء دیکھے: لیس معه احد

ان کے ساتھ کوئی نہیں کھڑا تھا، وہ اکیلے کھڑے تھے۔ پوری زندگی گذار دی ایک شخص نے دعوت قبول نہیں کی۔ میں پوچھتا ہوں یہ ناکامی ہے یا کامیابی ہے؟ لوگ کہیں گے ناکامی ہے لیکن میرا دین یہ کہتا ہے کہ یہ کامیابی ہے۔ یہ لوگوں کو جمع کرنا، لوگوں کو اکٹھا کرنا یہ کمال نہیں ہے، یہ دین کسی مداری کا کھیل نہیں کہ ڈگڈگی بجائے اور لوگ جمع ہو جائیں اور یہاں جو مجمع اور کثرت تعداد ہے اس سے دین مرعوب بھی نہیں ہوتا۔

''راہ حق پر چلنے والے تھوڑے ہوتے ہیں، ان کی قلت کو دیکھ کر گھبرانا مت، اور بربادی کی راہ پر چلنے والے بہت ہوتے ہیں ان کی کثرت کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا''۔ یہ ہے وہ نورانی قاعدہ جو بہت سے محدثین سے ملتا ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

انما الناس کابل مأة لا تکاد تجد فیھم راحلة

یہ لفظ ہر اس شخص کیلئے رکاوٹ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ رکاوٹ بنا دے جس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دے۔ بقول شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ''ہر اہل بدعت کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ اہلحدیث پر طعن زنی کریں گے اور انہیں گالیاں دینگے اور انہیں ناپسند کریں گے''

تم کثرتِ تعداد کے طالب کیوں بن گئے ہو؟ فرمایا کہ لوگوں کی کثرت کی مثال تو ان سو اونٹوں کی سی ہے جو آپ خریدیں، کھلائیں، پلائیں، پالیں، پوسیں اور بوقت ضرورت ان سو اونٹوں میں سے سواری کے قابل کوئی بھی نہ ہو۔ یعنی اپنی تعداد کو بڑھانے کیلئے سودے بازی یہ کونسا دین ہے؟۔ افسوس ہے کہ مسلمان اس نقطے کو پہچانتے نہیں۔ جب ہم ریاض گئے تو ہمارے ایک دوست جو کہ ہندستان کے ہیں انہوں نے بتایا کہ اندرا گاندھی کو کسی نے خبر دی کہ مسلمان ایک ارب سے بڑھ گئے ہیں ان کی تعداد ایک ارب سے متجاوز ہوگئی ہے، تو اس نے جواب دیا کہ'' جس طرح کے یہ ہیں اس طرح کے ایک ارب ہو جائیں دو ارب ہو جائیں کوئی پرواہ نہیں، بس یہ کوشش کرو کہ مسلمان کہیں تین سو تیرہ نہ بن جائیں، اگر یہ تین سو تیرہ بن گئے تو ہماری موت ہے''۔ اس نقطے کو کافر پہچانتے ہیں، ناقص العقل عورتیں پہچانتی ہیں ہم نہیں پہچانتے۔ چنانچہ ہم بہت سے دینی معاملات پر سودے بازی کرنے پر تیار ہیں، کچھ دو کچھ مان لو، کچھ منوا لو

اگر جائز ہوتا تو میں اپنی اولاد کو وصیت کر کے جاتا کہ میری قبر پر اور میرے کفن پر اہلحدیث لکھنا

کچھ لے لو، کچھ دے دو، کچھ ہماری مان لو کچھ اپنی منوا لو۔ یہ تساہل ہے۔ اس کو دین نہیں جاننا، یہ لفظ روکاوٹ ہو سکتا ہے اس کے لئے جس کے دل پر اللہ کی مہر ہے اور اگر اللہ کی طرف سے توفیق میسر ہو اور ہدایت کی توفیق اللہ ہی طرف سے ہے تو پھر یہ لفظ کوئی روکاوٹ نہیں۔

اس اجمالی جواب کے بعد میں نے اس موضوع پر تین حیثیتوں سے بات کرنی ہے، ① یہ کہ لفظِ اہلحدیث کیا ہے ② اہلحدیث کے فضائل کیا ہیں، ③ اہلحدیث کی دعوت اور اہلحدیث کا منہج کیا ہے۔ اس تعلق سے میرا یہ دعویٰ ہے کہ اہلحدیث کے منہج، اہلحدیث کے عقیدے اور اہلحدیث کے عمل میں کوئی ایک نقطہ ایسا نہیں ہے جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو، یہ صرف دعویٰ ہے اگر جائز ہوتا تو میں اپنی اولاد کو وصیت کر کے جاتا کہ میری قبر پر اور میرے کفن پر اہلحدیث لکھنا۔ یہ لفظ بالخصوص برصغیر ہند و پاکستان میں، افغانستان میں، بنگلادیش میں، نیپال میں ایک شعار اور حق و صداقت کی ایک پہچان ہے۔ یہ لفظ ہمارے علاقوں میں ایک شناخت ہے۔ صحیح عقیدہ، صحیح منہج اور صحیح عمل کی پہچان ہے۔

حدیث کیا ہے؟ حدیث شرعی اصطلاح میں دو چیزوں کو کہتے ہیں۔ ① اللہ کی کتاب، اللہ پاک نے فرمایا ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ (الزمر : ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی سب سے بہترین حدیث، سب سے بہترین حدیث اللہ نے اتاری ہے، وہ کیا ہے وہی جو اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمادیا کہ: ان احسن الحدیث کتاب اللہ کہ سب سے بہترین حدیث کتاب اللہ ہے،

② اور حدیث اصطلاحِ محدثین میں نبی علیہ السلام کے قول اور عمل اور نبی علیہ السلام کی صفت اور تقریر کا نام ہے۔ قول کا معنی آپ ﷺ کا فرمان ہے مثلاً: انما الاعمال بالنیات۔ آپ کا یہ فرمان حدیث ہے۔ عمل کا معنی آپ کا فعل مبارک، آپ کا عمل مبارک جیسے نبی علیہ السلام کا طریقۂ وضو، جیسے آپ کا طریقۂ نماز، اس پر مشتمل آپ کی حدیثیں ہیں، اور صفت کا معنی آپ کی صفات، آپ کی عاداتِ مبارکہ، آپ کے احوال، آپ کی شکل و صورت، آپ کی داڑھی مبارک وغیرہ یہ تمام امور آپ ﷺ کی صفات ہیں، اور تقریر وہ عمل ہے جو نبی ﷺ کے سامنے کیا جائے اور نبی ﷺ اس کو دیکھیں اس پر مطلع ہوں لیکن آپ اس کو روکیں نہ۔ تقریر کا معنی ایک چیز کو ثابت کرنا تو آپ ﷺ معصیت اور نافرمانی پر خاموش نہیں رہتے۔ نبی ﷺ کے سامنے غلط کام ہو تو آپ خاموش نہیں رہ سکتے۔ کسی کام پر آپ کی خاموشی اس عمل کی تقریر ہے، اس عمل کا اثبات ہے مثلاً: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت

آج لفظِ اہلحدیث کو چھپایا جا رہا ہے تا کہ لوگوں کو قریب کریں، یہ قریب کرنے کا کونسا طریقہ ہے؟ یہ خود ساختہ نظریہ ایک بیمار عقل کی بیمار سوچ ہے، ایک دنیا اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کا نام سننا پسند نہیں کرتی تو کیا مصلحتِ دعوت کی خاطر اس نام کو اڑا دو گے؟؟؟

"راہ حق پر چلنے والے تھوڑے ہوتے ہیں، ان کی قلت کو دیکھ کر گھبرانا مت، اور بربادی کی راہ پر چلنے والے بہت ہوتے ہیں ان کی کثرت کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا"۔ یہ ہے وہ نورانی قاعدہ جو بہت سے محدثین سے ملتا ہے

ہے کہ نبی ﷺ کے دسترخوان پر سانڈے کا گوشت رکھا گیا لیکن آپ نے خود تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی ہمیں روکا۔

یہ حدیث تقریری ہے کہ آپ ﷺ کی خاموشی اس مسئلہ کا اثبات ہے، اس کی تقریر یہ ہے کہ یہ حلال ہے تو ان چار چیزوں کا نام حدیث رسول ﷺ ہے۔ ایک لفظ سنت ہے، سنت کی تعریف بھی انہی چار چیزوں سے کی گئی ہے۔ سنت بھی پیغمبر ﷺ کے قول و فعل وصفت وتقریر کا نام ہے۔ اگر حدیث اور سنت کو جمع کریں تو ایک باریک سا فرق سامنے آتا ہے، لیکن وہ کوئی مستقل فرق نہیں ہے۔ دونوں ایک ہی چیز ہیں، حدیث وہ روایت ہے جو صحابی بیان کرے، نبی ﷺ کی طرف سے ذکر کرے اور اس روایت کے اندر جو عمل موجود ہے وہ آپ ﷺ کی سنت ہے، جیسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

السواک مطهرة للفم مرضاة للرب

یہ حدیث ہے کہ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کو راضی کرتی ہے۔ اس حدیث میں ایک سنت مذکور ہے اور وہ ہے مسواک کرنا، یہ آپ ﷺ کی حدیث ہے۔ اس حدیث سے ایک مسئلہ حاصل ہو رہا ہے اور وہ ہے مسواک کرنا، تو سنت آپ ﷺ کی احادیث سے ثابت ہوتی ہے، سنتوں کا مرکز اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے۔ تو اس لحاظ سے اہلحدیث اہل سنت ہیں اور اہل سنت اہلحدیث ہیں، اور یہ دونوں صفات سلف صالحین کے دور میں مروج تھیں، موجود اور قائم تھیں اور دونوں کا منبع ایک ہے اور وہ ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان، اب حدیث کا معنیٰ واضح ہوگیا، حدیث کتاب اللہ بھی ہے اور حدیث اللہ کے نبی ﷺ کی سنت بھی ہے۔ تو اہلحدیث کا معنیٰ واضح ہوگیا۔

اہلحدیث وہ جماعت ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی حامل ہے، جس کے پاس کتاب و سنت کی دولت ہے، جس کا عقیدہ کتاب وسنت کے مطابق ہے، جس کا عمل، منہج اور سیاست کتاب وسنت کے مطابق ہے، جو قرآن و حدیث والے ہیں وہ اہلحدیث ہیں۔ بتلایئے کہ اس میں کیا خرابی ہے؟ جناب محمد رسول اللہ ﷺ پوری زندگی اپنی قوم کو امت کو کیا دیتے رہے اور جاتے ہوئے کیا فرما کر گئے:

تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنتي

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان دو چیزوں کو تھامے رہو گے تب تک گمراہ نہیں ہوگے، ایک کتاب اللہ ہے اور دوسری میری سنت ہے۔ یعنی آپ ﷺ نے دو ہی چیزیں پیش کیں۔ پوری زندگی ان پر عمل کیا اور آپ عمل کرنے کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (الزخرف: ۴۳)

کہ اے محمد! (ﷺ) جو آپ کی طرف وحی آ رہی ہے اس کو تھام لو پس آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

اللہ کی وحی کیا ہے، فرمایا:

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (النساء: ۱۱۳)

اللہ کی وحی دو چیزیں ہیں، ایک قرآن اور دوسری حدیث، اس کو

تھام لو، صراط مستقیم یہی ہے اور صرف آپ نے نہیں تھامنا بلکہ یہ بھی فرمایا

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ (الزخرف : ۴۴)

یہ نصیحت وامر اور یہ آرڈر آپ کے لئے اور آپ کی پوری قوم اور پوری امت کے لئے ہے۔ چاہے وہ اس دور کے ہوں یا اگلے دور کے ہوں یا بعد کے دور کے ہوں، وہ قیامت کے دور تک آنے والے کوئی بھی ہوں ان سب کے لئے ہمارا یہ آرڈر ہے کہ اللہ کی وحی کو تھام لو اور ساتھ یہ بھی فرمادیا:

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (بنی اسرائیل : ۷۱)

ہم قیامت کے دن ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے اور ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ اٹھائیں گے۔ امام، مقتداء کو کہتے ہیں کہ جس کو تم اپنا لیڈر مانو، اپنا قائد مانو، رہبر مانو اور جس کی پیروی کرو جس کے اوامر پر تم ناچتے رہے، چلتے رہے اور عمل کرتے رہے، اس لیڈر کے ساتھ اس امام کے ساتھ تم کو بلائیں گے، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: هذه الاية اكبر شرف لاهل الحديث یہ آیت کریمہ سب سے بڑا شرف اور فخر ہے

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

''اگر اس زمین کی پشت پر جماعت اہلحدیث نہ ہوتی تو اسلام مٹ چکا ہوتا، اسلام ختم ہو چکا ہوتا''

وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ

تم عنقریب اس بارے سوال کئے جاؤ گے کہ تم نے کتاب وسنت کو تھاما یا نہیں، باز پرس ہوگی، تم سے پوچھا جائے گا۔ یہ بڑی کڑی وعید ہے تم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے پوری زندگی کس چیز کو تھاما، کس کی اتباع کی، کس کی اطاعت کی، اب اگر کوئی اپنے پیرو مرشد کا نام لے گا اپنے امام کا نام لے گا تو اس کا یہ عقیدہ مسترد ہوگا اور قابل قبول نہیں ہوگا۔ تم سے عنقریب اسی بابت سوال ہوگا کہ جو ہم نے جو وحی بھیجی تھی اسے تھاما یا نہیں تھاما۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے پوری زندگی انہی دو چیزوں کو تھاما اور آخر میں بھی بات آپ ﷺ فرما کر گئے کہ تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان دو چیزوں کو تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ تو اہلحدیث قرآن و حدیث والے کتاب و سنت والے ہیں، یہ منہج، منہج سابق ہے۔

اہلحدیث کے بڑے فضائل ہیں، قرآن وحدیث ان فضائل سے بھرا ہوا ہے۔ جابجا ان کا ذکر موجود ہے، ان کے فضائل موجود ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

جماعت اہلحدیث کے لئے۔ کیونکہ ہر جماعت کا اپنا اپنا قائد و رہبر و امام ہے، اور اہلحدیث کا ہر دور میں ایک ہی امام ہے، اور وہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ۔ پوری دنیا اپنے اماموں کے ساتھ آئے گی اور اہلحدیث محمد رسول ﷺ کے ساتھ آئے گے۔ اہلحدیث مشرق کا ہو یا مغرب کا، شمال کا ہو یا جنوب کا۔ اس سے پوچھو تمہارا امام کون ہے، تمہارا پیر کون ہے، مقتدیٰ و رہبر کون ہے، بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت ہو سب کا ایک ہی جواب ہوگا کہ ہمارا امام ہمارا رہبر محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ یہ اہلحدیث کے لئے ایک بڑے شرف و فخر کی بات ہے۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے جو اسی مسئلہ کو اور واضح کرتی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اول زمرة تلج الجنة وجوههم كالقمر ليلة البدر قلوبهم على قلب رجل واحد لا اختلاف بينهم

فرمایا کہ میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا اس گروہ کے چہرے چاند کے طرح چمک رہے ہونگے اور چاند بھی کون سا؟ چودھویں کا چاند۔

پیغمبر علیہ السلام کا قرب انشاء اللہ جماعت اہلحدیث کو حاصل ہوگا، جو اللہ کے نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں، کوئی وعظ کی مجلس اور درس ایسا نہیں ہوتا جس میں متعدد بار یعنی بیسیوں بلکہ سیکڑوں بار جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھا ہو

اور فرمایا کہ اسی گروہ کا تمیز کیا ہوگا، اس گروہ کی صفت کیا ہوگی، وہ ہزاروں ہونگے لاکھوں ہوں گے، ان کا تمیز یہ ہوگا کہ ان کے دل ایسے ہونگے جیسے ایک شخص کا دل ہو، ان کے دل ایسے ہونگے جیسے رجل واحد کا دل، حالانکہ ان کی تعداد لاکھوں میں ہو سکتی ہے لیکن ان کے قلوب قلب واحد ہونگے، ان میں کوئی اختلاف نہ ہوگا۔ یہ بھی میرے مسلک اہلحدیث کی تعریف ہے، لوگ کہتے ہیں کہ آج حق کی پہچان یہ ہے کہ کسی ایک گروہ کا مقلد ہو، حنفی ہو شافعی ہو یا مالکی یا حنبلی، اس کو بات کو اگر دومنٹ کے لئے مان لیں تو آپ بتائیں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے آپس میں کس قدر اختلافات ہیں، صرف اعمال ہی میں اختلاف نہیں ہے بلکہ عقائد میں بھی اختلاف، صرف اعمال ہی میں اختلاف نہیں بلکہ ان کے مناہج جو پروردگار کے بارے میں ہیں اس میں اختلاف ہے، مثلاً حنابلہ، اللہ کی صفات کو اسی طرح مانتے ہیں کہ کوئی تاویل نہیں کرتے جبکہ احناف اس بارے میں اشعری ہیں اور وہ اللہ رب العزت کی صرف آٹھ ہی صفات کو بغیر تاویل کے مانتے ہیں، باقی تمام صفات میں تاویل کرتے ہیں، یعنی خودساختہ تاویل۔ تو اللہ کی ذات اور صفات کے بارے میں بھی ان کے منہج مختلف ہیں، اگر دومنٹ کے لئے یہ مان لیں کہ آج کسی کا مقلد ہونا یہ حق کی پہچان ہے تو پھر اس اختلاف کا کیا کروگے جو اصولی اختلاف ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جنتی گروہ ایسا ہوگا کہ ان کے قلوب قلب واحد ہونگے اور یہ شان ہے اہلحدیث کی ہے۔ اہلحدیث عرب کا ہو عجم کا، مغرب کا ہو یا مشرق کا، شمال کا ہو یا جنوب کا، اس کا عقیدہ، اس کا منہج، اس کے اصول ہر مقام پر ایک جیسے ہوتے ہیں، ان میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی مسئلہ میں اختلاف ہے تو وہ اختلاف ایک اصل پر محمول ہے ہر جگہ کا اہلحدیث ایک بات پر متفق ہے کہ دلیل یا کتاب اللہ ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ، چلو کہیں فہم میں اختلاف ہو گیا تو بات مختلف ہوگئی، لیکن یہ کالمعدوم ہے، نہ ہونے کے برابر ہے۔ القلیل کالمعدوم، یہ تھوڑی باتیں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں لیکن ان کا اصل تو ایک ہے، منہج تو ایک ہے تو یہ حدیث کس پر منطبق ہو رہی ہے کن کے قلوب قلب واحد ہیں۔ کیا مقلدین ایسے ہیں؟ ان کے مناہج میں بڑا اختلاف ہے، عجم میں کچھ اور ہے، جبکہ عرب میں کچھ اور ہے، ہم جانتے ہیں مشرق میں کچھ اور ہے، مغرب میں کچھ اور ہے، بے پناہ اختلاف حتیٰ کہ اصول میں اختلاف ہے۔ عقائد میں اختلاف ہے، تو یہاں علامت یہ ہے کہ ان کے قلوب قلب واحد ہونگے، اس پر غور کیجئے یہ صحیح بخاری کی حدیث آج دنیا کی کس جماعت پر منطبق ہو رہی ہے، اس طرح کے بے شمار آپ کو شرعی ادلہ ملیں گے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لا تزال امة من امتی قائمة بامر اللہ

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ کے لئے اللہ کے امر پر اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ اللہ کے دین کا محافظ رہے گا۔

لا یضرھم من خذلھم او خالفھم

جو لوگ ان کی مخالفت کرینگے یا ان کو ذلیل کرنے کی کوشش کریں

گے انہیں عذاب میں مبتلا کرنے کی کوشش کریں گے وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، دنیا کوشش کرے گی لیکن کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اس کا کیا معنیٰ؟ اس کا معنی یہ ہے کہ ان کی حجت ہمیشہ غالب رہے گی، یہ ہو سکتا ہے کہ لوگ حملہ کر کے ان کے علماء کو شہید کر دیں، یہ شہادتیں سلف صالحین کی تاریخ کا ایک حصہ ہیں، یہ ہو سکتا ہے کہ یہ مساجد تعمیر کریں اور لوگ آ کر ڈھا دیں، یہ ہو سکتا ہے کہ لوگ ان پر ظلم کریں ستم کریں، یہ سب ہو سکتا ہے لیکن ایک نقصان انہیں نہیں پہنچا سکتا، اس کا معنی یہ ہے کہ ان کی حجت ان کی دلیل ہر دور میں ثابت اور قائم رہے گی، اس تعلق سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ان کی حجت قوی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے:

من طلب الحدیث قویت حجته

جو حدیث کا طالب ہوتا ہے اس کی دلیل سب سے مضبوط ہوتی ہے۔ اس کی حجت سب سے قوی ہوتی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کا قول ہے:

''اگر اس زمین کی پشت پر جماعت اہلحدیث نہ ہوتی تو اسلام مٹ چکا ہوتا، اسلام ختم ہو چکا ہوتا''۔ لیکن یہ جماعت ہے جس کا یہ تمیز ہے کہ یہ کتاب وسنت کی حامل اور کتاب وسنت کی محافظ ہے، دنیا کچھ کرتی رہے ان کا ایک ہی وطیرہ ہے اور وہ ہے احقاق حق اور ابطال باطل۔ لوگ حملہ کرتے ہیں، مختلف بدعات آتی ہیں مختلف الحاد آتے ہیں، اور یہ ان الحاد کے خلاف، ان بدعات کے خلاف کمربستہ ہو جاتے ہیں، ان کے خلاف کتابیں لکھتے ہیں ان کے خلاف حدیثیں بیان کرتے ہیں، ان کے خلاف دروس دیتے ہیں اور اس بدعت کے خلاف ایک مضبوط چٹان بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں، فرماتے ہیں یہ جماعت نہ ہوتی تو اسلام مٹ چکا ہوتا، یہ سارے نصوص اہلحدیث کے فضائل کا ایک حصہ ہیں بلکہ ۵۰۰ محدثین نے اسی حدیث کے تحت یہ لکھا ہے کہ اس حدیث کا مصداق جماعت اہلحدیث ہے، یہ ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، ان کی حجت غالب رہے گی اور کوئی ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ بہت سے محدثین کا یہ قول موجود ہے کہ اس جماعت سے مراد جماعت اہلحدیث ہے، مثلاً یہ قول ایک چوٹی کے محدث یزید بن ہارون کا ہے اور یہ قول ایک چوٹی کے محدث علی بن مدینی کا بھی ہے۔

علی بن مدینی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما اصغرت نفسی الا عند علی بن مدینی

کہ میں نے اپنے آپ کو صرف علی بن مدینی رحمہ اللہ کے سامنے چھوٹا سمجھا، وہ حدیث کا ایک سمندر تھے۔ یہ علی بن مدینی کا قول ہے کہ اس حدیث کا مصداق جماعت اہلحدیث ہے اور یہ قول عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا ہے جو کہ بڑے چوٹی کے محدث اور امام مالک رحمہ اللہ کے ساتھیوں میں سے اور امام زہری کے شاگردوں میں سے ہیں، اور یہ قول امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ہے بلکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں:

ان لم یکونوا اهل الحدیث فلا ادری من هم

اگر اس جماعت کا مصداق جو اللہ کے نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہے گی، اگر اس سے مراد جماعت اہلحدیث نہیں ہے تو پھر میں نہیں جانتا ہے کہ وہ کونسی جماعت ہے اور اس کا مصداق کون ہے۔

اور یہ قول امام بخاری رحمہ اللہ کا ہے یعنی یہ چوٹی کے محدث، اس دین کے اساطین جن میں سے بعض ایسے ہیں جن کو لاکھوں حدیثیں یاد تھیں، لاکھوں احادیث کے حافظ تھے، چوٹی کے محدثین یہ فرماتے ہیں کہ اس کا مصداق اہلحدیث ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد محدثین ہیں اس سے مراد حفاظ حدیث ہیں، چلو مان لیتے ہیں، ٹھیک ہے اگر اس سے مراد محدثین ہیں تو پھر ہم منہج محدثین کے پیروکار ہیں، جو بھی اہلحدیث ہے خواہ وہ آجر و تاجر

ہو، وہ ملازم ہو، وہ کچھ بھی ہو اپنے آپ کو اہلحدیث سمجھتا ہے، تو وہ اس منہج کا پیروکار ہے۔ تو اس حدیث کا انطباق اگر محدثین پر ہو رہا ہو تو اس پر بھی ہو رہا ہے جو اس عقیدے، اس منہج اور اس فکر کے حامل ہیں، تو اللہ کی سنتیں دو نہیں ہوتیں اللہ کی سنت ایک ہے، اللہ کی جو سنت محدثین کیلئے ہے وہی ان کے لئے بھی ہے، جو اس منہج کی پیروکار ہیں، اللہ پاک نے کیا خوب فرمایا ہے:

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبة: ۱۰۰)

سابقین اور اولین کا ذکر کیا، مہاجرین کا اور انصار کا ذکر کیا جو نبی ﷺ کے صحابی ہیں جنہیں یہ شرف حاصل ہے کہ اس دین میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں ان سب سے راضی ہوں اور ان سب سے بھی جو ان کے تابعدار ہیں خواہ وہ کس دور میں آئیں ان سے بھی راضی ہوں، تو یہ رضا صرف سابقین کے لئے نہیں ہے، صرف اولین کے لئے نہیں ہے بلکہ ان کے بھی ہے اور جو ان کی اتباع کرنے والے ہیں وہ کسی بھی دور میں آئیں وہ آج سے سو سال بعد آئیں آج سے ہزار سال بعد آئیں آج سے صدیوں بعد آئیں اگر وہ اس منہج کے حاملین ہیں تو اللہ ان سے بھی راضی ہے۔ ان احادیث کا مصداق اگر محدثین ہیں تو وہ بھی ہیں جو گروہ محدثین کے ترجمان ہیں ان کے حاملین ہیں اور جو ان کے پیروکار ہیں کیونکہ دونوں میں کوئی فرق نہیں یہ ساری حدیثیں یہ سارے نصوص جماعت اہلحدیث کی تعریف ہیں، محدثین کی گواہیاں موجود ہیں۔

بہت سے محدثین نے اس حدیث کو بھی جماعت اہلحدیث کا شرف قرار دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

ان اقربکم منی منزلة یوم القیامة اکثرکم علیّ صلوٰة

کہ قیامت کے دن باعتبار مرتبہ و مقام کہ میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔ اس کا مصداق بھی گروہِ محدثین اور اہلحدیث ہیں جن کی ہر بات اللہ کے پیغمبر ﷺ سے ہوتی ہے۔ ایک ایک جملے میں اگر وہ اللہ کے نبی ﷺ کا نام لیتے ہیں تو وہ بار بار درود پڑھتے ہیں۔ کئی لوگ درود کے قائل ہیں لیکن انہوں نے خودساختہ درود بنا کر جس کو شرکیہ عبارتوں سے بھر دیا ہے، اس کو پڑھتے ضرور ہونگے لیکن خودساختہ بنا کر اور انحراف اس میں داخل کر کے اور شرک و بدعت اس میں داخل کر کے وہ راندۂ درگاہ ہوگئے، ان کا درود پڑھنا قابل قبول ہی نہیں، یہ شرف اہل حدیث کا ہے اور پیغمبر علیہ السلام کا قرب انشاء اللہ جماعت اہلحدیث کو حاصل ہوگا، جو اللہ کے نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں کوئی وعظ کی مجلس اور درس ایسا نہیں ہوتا جس میں متعدد بار یعنی بیسیوں بلکہ سیکڑوں بار

جب موسیٰ لین لیاری میں جامع مسجد راشدی کا افتتاح ہوا تو پہلا جمعہ میں نے پڑھایا اور موضوع نبی ﷺ کی اطاعت اور محبت تھا۔ ساتھ فلیٹ میں ایک شخص تھا جو آ کر اہلحدیث ہوا اس نے کہا کہ "مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ اہلحدیث درود کے منکر ہیں اور میں نے پورا خطبہ سنا اور نوٹ کرتا رہا کہ آپ کتنی بار اللہ کے نبی ﷺ کا نام لے رہے ہیں اور پھر ہر نام پر نبی ﷺ پر درود پڑھ رہے ہیں، میں نے سو بار سے زیادہ گنا، آپ نے سو سے زیادہ حدیثیں پڑھیں اور اللہ کے رسول ﷺ کا بار بار نام لیا اور درود پڑھا" اور بحمدللہ یہی سبب اس کے اہلحدیث ہونے کا ہوا

جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھا ہو۔ مجھے یاد ہے کہ جب موسیٰ لین لیاری میں جامع مسجد راشدی کا افتتاح ہوا تو پہلا جمعہ میں نے پڑھایا اور موضوع نبی ﷺ کی اطاعت اور محبت تھا۔ ساتھ فلیٹ میں ایک شخص تھا جو آکر اہلحدیث ہوا اس نے کہا کہ ”مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ اہلحدیث درود کے منکر ہیں اور میں نے پورا خطبہ سنا اور نوٹ کرتا رہا کہ آپ کتنی بار اللہ کے نبی ﷺ کا نام لے رہے ہیں اور پھر ہر نام پر نبی ﷺ پر درود پڑھ رہے ہیں اور میں نے سو بار سے زیادہ گنا، آپ نے سو سے زیادہ حدیثیں پڑھیں اور اللہ کے رسول ﷺ کا بار بار نام لیا اور درود پڑھا“ اور بحمد اللہ یہی سبب اس کے اہلحدیث ہونے کا ہوا۔ یہ شرف بھی اہلحدیث کا ہے یہ مقام بھی اہلحدیث کا، اسی طرح کے بے شمار نصوص ہیں۔

اب میں اس موضوع کو ختم کرتا ہوں، کیونکہ نصوص تو بے شمار ہیں جو اہلحدیث کے شرف پر دلالت کرتے ہیں۔ ایک لفظ یا لقب جو صحیح منہج کا حامل ہو، اس لقب کو چھپانے کا کیا معنیٰ، یہ دعوت دین میں رکاوٹ کیسے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ رکاوٹ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تو صداقت کا ترجمان ہے، بالخصوص ہمارے ان علاقوں میں آج حق کی پہچان لفظ اہلحدیث ہے اور میں نے عرض کیا کہ توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے یہ توفیق ہمارے ہاتھ میں نہیں، اپنی مرضی سے فیصلے کریں جس کو چاہیں رکھیں اور جس کو چاہیں کاٹیں، توفیق ہمارے ہاتھ میں نہیں بلکہ توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ایک ایسے لفظ کو رکاوٹ قرار دینا جو صحیح عقیدے، سچی توحید، اللہ کے پیغمبر ﷺ کی سچی غلامی، سچی محبت، سچی اطاعت، سچے منہج، سچے عقیدے کا ترجمان ہو ایسے لفظ کو دعوت دین میں رکاوٹ سمجھنا یہ سوچ انتہائی بیمار، انتہائی فقیر اور انتہائی قلاش ہے، انتہائی قابل رحم ہے۔ یہ کسی کی بھی سوچ ہو اس کی فکر بیمار ہے، اس کا ذہن بیمار ہے جو اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔

دوسرا پہلو لفظ اہلحدیث کا تاریخی اور جماعتی تسلسل ہے، یہ لقب صحابہ کرام کے دور سے موجود اور قائم ہے۔ اس لقب کو استعمال کرنے کی دو وجوہات پیش آئیں، ایک یہ کہ جب فتنہ شروع ہوا، فتنہ سے مراد خوارج کا فتنہ ہے، جب فتنہ شروع ہوا تو اس فتنے کے نتیجے میں بہت سی گمراہ تحریکیں پیدا ہوئیں جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے تھے اور یہ صحابہ کے دور سے شروع ہو چکا تھا۔ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ لقب کیوں اختیار کیا گیا اور کس دور میں اختیار کیا گیا۔ عامر الشعبی رحمہ اللہ کا ایک قول ہے، یہ عامر الشعبی وہ تابعی ہیں جس نے ۵۰۰ صحابہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ سن ۳۱ ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۰ ھجری میں ان کا انتقال ہوا، اور ۳۱ ھجری

ایک ایسے لفظ کو رکاوٹ قرار دینا جو صحیح عقیدے، سچی توحید، اللہ کے پیغمبر ﷺ کی سچی غلامی، سچی محبت، سچی اطاعت، سچے منہج، سچے عقیدے کا ترجمان ہو، ایسے لفظ کو دعوت دین میں رکاوٹ سمجھنا یہ سوچ انتہائی بیمار، انتہائی فقیر اور انتہائی قلاش اور انتہائی قابل رحم ہے۔ یہ کسی کی بھی سوچ ہو اس کی فکر بیمار ہے، اس کا ذہن بیمار ہے جو اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔

یہ صحابہ کے دور کا شباب ہے اور ان پانچ سو میں سے ۵۰ کے قریب صحابہ ایسے ہیں کہ جن کے سامنے انہوں نے باقاعدہ درس حدیث حاصل کیا۔ عامر الشعبی کا ایک قول تذکرۃ الحفاظ میں امام شعبی سے نقل کیا ہے کہ:

لو اسقبلت من امری ما اسعد برت ما حدثت حدیثا الا ما اجمع علیه اهل الحدیث

اگر میں نے پہلے سوچا ہوتا تو میں صرف وہ روایت بیان کرتا جس پر اہلحدیث کا اجماع ہے۔

یہ بات کس کی ہے؟ عامر الشعبی رحمہ اللہ کی، اور یہ کون ہیں؟ یہ وہ تابعی ہیں جو پانچ سو صحابہ کرام کی زیارت سے فیضیاب ہوئے اور پچاس صحابہ کرام سے تلمذ حاصل کیا اور ان کی شاگردی میں بیٹھے، یہ اپنے دور میں نہ صرف یہ کہ اہلحدیث کا ذکر کر رہے ہیں بلکہ اہلحدیث کے اجماع کا ذکر کر رہے ہیں۔ یعنی صحابہ کے دور میں تابعین کے دور میں اگر اجماع کی بات کی جائے گی تو یہ اجماع کس کا ہوگا اور اس گروہ کو انہوں نے کیا لقب دیا؟ اس گروہ کو انہوں نے اہلحدیث کا لقب دیا کہ جس پر اہلحدیث کا اجماع ہے۔ یعنی اس کا معنی یہ ہے کہ یہ لقب اور یہ نام اور یہ لفظ صحابہ کرام کے شباب کے دور اور تابعین کے شباب کے دور میں اور تابعین کے دور میں موجود تھا اور یہ وہ دور ہے جس کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم

کہ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، اس کے بعد میرے بعد کا زمانہ اس کے بعد اس کے بعد کا زمانہ۔

اور یہ تینوں وہ زمانیں ہیں جن ادوار میں یہ لقب موجود ہے، یہ لفظ موجود ہے نہ صرف یہ کہ نام کی حد تک بلکہ یہ لفظ اجماع کے ساتھ موجود ہے، اجماع کس چیز کا نام ہے؟ اجماع کس چیز پر ہوتا ہے؟ اجماع کس چیز کی علامت ہے؟ تو اس دور میں یہ لفظ موجود تھا یہ لقب موجود تھا۔ اس لفظ کو استعمال کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ صحیح مسلم کے مقدمے میں ایک قول ذکر ہے جو کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا ہے۔ محمد بن سیرین جن کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ تابعین کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) کبار تابعین، (۲) اوسط تابعین، (۳) صغار تابعین۔ کبار تابعین یعنی بڑے تابعین اور اوسط تابعین یعنی درمیانے درجے کے تابعین اور صغار تابعین یعنی چھوٹے درجے تابعین۔

کبار تابعین وہ ہیں جن کی کثیر روایتیں صحابہ کرام سے ہوں، اوسط تابعین وہ ہیں جن کی روایتیں پچاس ۵۰ فیصد صحابہ سے اور پچاس ۵۰ فیصد تابعین سے ہوں اور صغار تابعین وہ ہیں جن کی زیادہ روایتیں تابعین سے ہوں اور بہت تھوڑی روایتیں صحابہ سے ہوں۔ جیسے امام زہری رحمہ اللہ، امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں، یعنی ان کی زیادہ مرویات اور احادیث صحابہ کرام سے ہیں، بہت سارے صحابہ کے شاگرد ہیں، ان کا قول ہے:

کانوا لا یسئلون الاسناد

کہ ایک وقت ایسا تھا ہم یعنی محدثین اور حدیثوں کو پڑھنے والے پڑھانے والے جب کسی کی زبان سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے تو سند کا سوال نہیں کرتے تھے۔ پاکیزہ فطرتیں تھیں، جھوٹ شامل نہیں ہوا تھا اور منہج حق موجود تھا اور باطل فرقوں کے وساوس ظاہر نہیں ہوئے تھے، جب وہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے، ہمارے دل بہک جاتے اور ہم سوال نہیں کرتے تھے اور اس پر یقین کر لیتے تھے اس کو مان لیتے تھے کیونکہ ہر طرف صدق تھا، سچائی تھی اور ہر طرف سخاوت تھی اور کوئی کذب، جھوٹ، ضعف حافظ کی کمزوری اور گمراہ فرقے ظاہر نہیں ہوئے تھے، لیکن پھر کیا وقت آیا! پھر یہ وقت آیا کہ فتنوں کا دور شروع ہو گیا، فتنۂ خوارج سے اور بھی گمراہ فرقوں نے جنم لیا، ایک خارجی، دوسرا معتزلہ، تیسرا قدریہ، چوتھا رافضہ اور پانچواں مرجئہ۔ یہ گمراہ فرقے پیدا ہوئے۔ جبریہ یہ گمراہ فرقہ پیدا ہوا اور یہ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور یہ بھی روایتیں

سنتے اور روایتیں بیان کرتے تھے۔ اب فرق نہیں تھا مسلمان وہ بھی کہلا رہے ہیں یہ بھی کہلا رہے ہیں، تمیز نہیں تھا۔ چنانچہ اب ہم پوچھتے ہیں کہ تم کون ہو، وہ کوئی روایتیں بیان کرتے اب ہم سند پوچھتے کہ سند بیان کرو، سند سامنے آتی، ہم پہچان لیتے کہ سند میں فلاں راوی اہل بدعت میں سے ہے اور فلاں اہلحدیث میں سے ہے، فلاں اہل سنت میں سے ہے۔ تینوں لقب موجود ہیں، یعنی یہ فرق کرنا پڑا، ضرورت اس امر کی متقاضی ہوگئی کہ اب ان صفوں میں جدائی ہو، واضح ہو کہ مسلمان تو سب ہی اپنے آپ کو کہہ رہے ہیں لیکن کس قسم کے مسلمان ہیں، تم جہمی ہو؟ قدری ہو؟ یا معطلہ میں سے ہو؟ مرجہ میں سے ہو یا خوارج میں سے ہو؟ یا روافض میں سے ہو؟ یا اہلحدیث میں سے ہو؟۔ یہ لقب مروج ہوگیا، یہ تمیز ایک وقت کی ضرورت تھی، چنانچہ یہ گروہ محدثین گروہ اہلحدیث صحابہ کرامؓ کے دور شباب میں یہ لقب موجود ہے اور اسی کا ایک تاریخی تسلسل ہے، یہ نام اور یہ لقب اہلحدیث کا ہر دور میں ملتا ہے، ہر صدی میں ملتا ہے، اور ہر مقام پر ملتا ہے۔ کوئی دور اس لقب سے خالی نہیں اور کوئی مقام اس سے خالی نہیں۔ میں آپ کو مشورہ دوں کہ آپ ایک کتاب حاصل کریں، ''خطبات راشدیہ'' اس میں ہمارے شیخ علامہ بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کے تیرہ خطبات ہیں۔ کچھ خطبے قیام پاکستان سے پہلے کے ہیں اور کچھ خطبے آپ نے پاکستان بننے کے بعد نیو سعید آباد میں جو کانفرنس منعقد ہوتی ہیں اس میں آپ نے صدارت کے طور پر ارشاد فرمائے، ان میں کئی موضوعات ہیں۔ حقانیت اہلحدیث، صداقت اہلحدیث، قدامت اہلحدیث کہ یہ سب سے پرانا گروہ ہے اور سب سے پہلی جماعت ہے اور تاریخ

اہلحدیث یہ کہ اس کا تسلسل ہر دور میں قائم ہے۔ صحابہ کرام کے دور سے شروع ہوا، تابعین، تبع تابعین، قرون اولی خاص طور پر اور پھر تیسری ہجری، چوتھی صدی ہجری، پانچویں صدی ہجری، چھٹی صدی ہجری، ساتویں صدی ہجری، آٹھویں صدی ہجری، نویں صدی ہجری، دسویں صدی ہجری، گیارہویں صدی ہجری، بارہویں صدی ہجری، تیرہویں صدی ہجری، چودھویں صدی ہجری، ہر دور میں اس کا تسلسل ہے اور یہ موجود ہے اور ہر مقام پر موجود ہے۔ ہمارے شیخ رحمہ اللہ جب یورپ کے دورے سے لوٹے تو ہم نے ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کیا، ہم نے پوچھا کہ کوئی خاص چیز بتائیں، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں یورپ میں کوئی بیسویں علاقوں میں گیا، یورپ گئے، ہالینڈ بھی گئے، کینیڈا اور امریکہ بھی گئے کوئی بیسویں علاقوں میں گئے اور ہر جگہ ہم نے خاص طور پر ایک چیز نوٹ کی وہ یہ تھی کہ چار فرقے، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، ان میں سے سب کسی ایک مقام پر نہیں ہیں۔ ہر مقام پر یہ صورتحال تھی کہ اگر کہیں حنفی ہے تو وہاں شافعی و مالکی نہیں اور حنبلی بھی نہیں، کہیں پر حنبلی ہے تو شافعی و حنفی نہیں، کہیں پر شافعی ہے تو وہاں حنفی و مالکی نہیں، یعنی ہر جگہ تین فرقوں میں سے ایک ہے۔ باقی نہیں، لیکن ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہم نے نوٹ کی کہ اہلحدیث ہر مقام پر موجود تھے، اللہ اکبر! اگر یہ چاروں فرقے حق ہیں تو ہر مقام پر موجود کیوں نہیں اور جو جماعت ہر مقام پر موجود ہے تو کیوں۔ ہاں! اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سچا دین کہاں کہاں تک جائے گا، وہاں وہاں تک جائے گا جہاں جہاں تک سورج کی دھوپ جاتی ہے۔ تو پہچانے گا کون؟ پہچانے گا وہی جو سچے دین کا حامل ہے، اگر حنفیت سچی ہے تو ہر مقام پر

یہ نام اور یہ لقب اہلحدیث کا ہر دور میں ملتا ہے، ہر صدی میں ملتا ہے، اور ہر مقام پر ملتا ہے۔ کوئی دور اس لقب سے خالی نہیں اور کوئی مقام اس سے خالی نہیں

موجود کیوں نہیں؟ شافعیت سچی ہے تو ہر مقام پر موجود کیوں نہیں؟ مالکیت سچی ہے تو ہر مقام پر موجود کیوں نہیں؟ اور جو جماعت ہر مقام پر موجود ہے تو کیوں ہے؟ کیونکہ میرے پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے کہ جہاں جہاں تک سورج کی کرنیں ہیں وہاں وہاں تک یہ دین جائے گا، کیسے جائے گا؟ جنوں کے ذریعے، فرشتوں کے ذریعے نہیں اس دین کو پہنچانے والے اللہ کے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر خلافت دی ہے یہ پہنچائیں گے، یہ ہر مقام پر موجود ہونگے تو پہنچانے جائیں گے،

سے آیا ہے؟ بتایا گیا کہ بنوتمیم نے بھیجا ہے۔ تو فرمایا:

هذه صدقات قومی

یہ تو میری اپنی قوم صدقہ ہے۔ نبی ﷺ نے بنوتمیم کو اپنی قوم قرار دیا، کہتے ہیں جب میں نے یہ بات سنی تو مجھے اس قوم سے محبت ہوگئی اور ایک دفعہ نبی ﷺ نے دیکھا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لونڈی ہے جب آپ ﷺ نے تعارف حاصل کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے عائشہ! اسے آزاد کردو یہ لونڈی اولاد اسماعیل میں سے ہے، وہ لونڈی کون تھی؟ بنوتمیم ہی

"اہلحدیث" جب نام لیا جائے گا تو کیا سامنے آئے گا؟ سامنے یہ آئے گا کہ یہ موحدین ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے سچے حاملین ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے عقیدۂ اسماء و صفات میں کسی قسم کا کوئی الحاد نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی توحید پختہ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو شرک سے بیزار ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے ایک ہاتھ میں کتاب اللہ ہے اور دوسرے ہاتھ میں اللہ کے نبی ﷺ کی سنت ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے ہیں، سچی اطاعت کرنے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کا منہج، جن کا عقیدہ اور تمام چیزیں کتاب وسنت کے مطابق ہیں۔

لہذا کوئی صدی کوئی زمانہ اور کوئی مقام جماعت اہلحدیث کے وجود سے خالی نہیں اور کوئی دور بھی خالی نہیں، ایک اور حدیث جس میں نبی ﷺ نے بحمد اللہ ایک صراحت کے ساتھ مہر لگادی ہے کہ سچی جماعت کون سی ہے۔ وہ حدیث جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک قوم ایک قبیلہ بنو تمیم مجھے اس قبیلے سے نفرت تھی لیکن جب نبی ﷺ سے تین باتیں سنیں تو مجھے اس سے محبت ہوگئی، ایک بات میں نے یہ سنی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے بنوتمیم کو اپنی قوم کہا، بنوتمیم قبیلے سے صدقے کا مال آیا، اللہ کے پیغمبر ﷺ نے پوچھا یہ صدقہ کہاں

کی تھی۔ تو گویا بنوتمیم اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سن کر مجھے اس قوم سے اور محبت ہوگئی اور تیسری بات یہ سنی کہ

هم اشد امتی علی الدجال

بنوتمیم میری امت کی وہ جماعت ہے جو دجال کے مقابلے میں سب سے سخت ہے، اس طرح کہ جب دجال آئے گا تو اس سے سب سے سخت مقابلہ بنوتمیم ہی کرے گی۔ دجال کو یہ گروہ شکست دے گا، دجال پر بھاری پڑجائے گا، اس کا معنی یہ بنوتمیم کی منقبت ہے یہ اس کی فضیلت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بنوتمیم

اس وقت بھی تھے اور قیامت تک رہیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنوتمیم دجال کا مقابلہ کریں گے، اس کا معنی یہ ہے کہ آج بھی یہ قبیلہ موجود ہے اور کوئی دور اس سے خالی نہ ہوگا، اس وقت بھی تھے ہر دور میں رہیں گے، قیامت تک رہینگے، حتیٰ کہ دجال کا مقابلہ کریں گے، معنی یہ ہے کہ کوئی بھی زمانہ بنوتمیم سے خالی نہیں اور یہ برحق جماعت ہے، جب ہم نے یہ حدیث پڑھی تو ہمارے دماغ میں یہ سوچ پیدا ہوئی کہ بنوتمیم یقیناً آج بھی ہے تو دیکھیں کہ ان کا کیا منہج ہے، کیا عقیدہ ہے، ان کی کیا فکر ہے، کیا سوچ ہے، آخر پیغمبر ﷺ کی حدیث معمولی نہیں، یہ حدیث تو اللہ کے فرمان کے مطابق ہے کہ ہم گاہے بگاہے تمہیں نشانیاں دکھائیں گے، یہ حدیث اللہ کی ایک نشانی ہے اگر کتاب و سنت تم پر اثرانداز نہیں ہے، اس حدیث ہی کو سمجھ لو یہ اللہ کی ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آفاق وانفس میں نشانیاں گاہے بگاہے تمہیں دکھاتا رہوں گا، یہ حدیث اللہ کی نشانی ہے، ہم نے بنوتمیم کو تلاش کیا اور انہیں دیکھا اور اللہ کا شکر ادا کیا جو بھی تمیمی ہمیں ملے وہ سب کے سب اہلحدیث تھے، ان کا عقیدہ، منہج، ان کی فکر، سوچ، ان کا عمل وہی تھا جو جماعت اہلحدیث کا ہے، یہ سارے نصوص کس بات کی علامت ہیں؟ یہ جماعت اہلحدیث کی فضیلت اس کی حقانیت اس کی صداقت کا معیار ہے، ہر مقام پر یہ جماعت موجود ہے، اس کا تسلسل تاریخ سے ثابت ہے، آپ جو بھی دور اٹھائیں اس دور میں اس جماعت کا آپ کو وجود ملے گا۔ اللہ اکبر! امام بخاری رحمہ اللہ کا ایک قول ہے، سبحان اللہ امیرالمؤمنین فی الحدیث فرماتے ہیں:

كتبت عن الف و ثمانين نفسا ليس منهم الا صاحب حديث ولم اكتب الامن قال الايمان قول و عمل

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے صرف اسی محدث سے حدیث لی ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے۔ اس قول کی گہرائی میں جاؤ کہ میں نے صرف اس محدث سے حدیث لی ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمان، قول وعمل کا نام ہے۔ اب کتابیں اٹھاؤ کہ ایمان کو قول وعمل قرار دینے والے کون ہیں، یعنی ایمان کی تعریف میں اس دور میں اختلاف تھا۔ پانچ قول وارد ہیں، جو اہلحدیث کا قول علماء نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے جو کتابوں میں اہلحدیث کا اسی نام سے مذکور ہے، اہلحدیث کا مذہب یہ تھا کہ ایمان زبان کے اقرار، دل کی تصدیق اور اعضاء کے عمل کا نام ہے۔ یہ ایمان کی تعریف اہلحدیث کے نزدیک ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث صرف اس سے لی ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمان زبان کے اقرار، دل کی تصدیق اور اعضاء کی عمل کا نام ہے، میں نے صرف ان سے

شیخ العرب والعجم علامہ بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ جو توحید کی ننگی تلوار تھے، انہوں نے ہر مقام پر لفظ اہلحدیث کی بات کی اور لقب اہلحدیث کی بات کی، جب سندھ میں دعوت کا آغاز کیا تو پورے سندھ میں صرف ایک مسجد اہلحدیث تھی بس! اور پھر اس دعوت کو پیش کیا ہر جگہ پہنچ کر، کونے کونے میں جا کر اس دعوت کو پیش کیا، جس وقت دنیا سے گئے تو پورے سندھ میں سات سو پچاس (۷۵۰) مساجد بن چکی تھیں، ہر مسجد میں باقاعدہ ایک جماعت بھرپور نظم کے ساتھ موجود ہے جو کتاب وسنت کے حاملین ہیں۔

حدیث لی ہے اور وہ صرف ایک ہزار اسی ہیں، یعنی یہ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہزار اسی اساتذہ سے حدیث لی اور وہ سب کے سب اہلحدیث تھے، کیونکہ جو ان کا عقیدہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے وہ عقیدہ اہلحدیث کا ہے، باقی چار قول اس سے مختلف ہیں، ایک قول کرامیہ اور مرجئہ کا ہے، کرامیہ کہتے ہیں کہ ایمان صرف دل کی تصدیق کا نام ہے، بندہ دل سے اگر جانتا ہے کہ اللہ ایک ہے بس کافی ہے۔ وہ کامیاب ہے، زبان سے اقرار کرے یا نہ کرے، نماز پڑھے یا نہ پڑھے، کافی ہے۔ گناہ کرتا رہے کوئی اثر نہیں ہوگا، یہ کرامیہ کا قول ہے۔ دوسرا قول

ہوگا، بلکہ بیچ میں لٹک جائیگا اور معلق ہو جائے گا، اہلحدیث کی فکر یہ تھی کہ ایمان تین چیزوں کا نام ہے، زبان کے اقرار کا اور دل کی تصدیق کا جو ضروری ہے اور ساتھ ساتھ اعضاء اور جوارح کے عمل کا کہ نماز ہے، روزہ ہے، حج و عمرہ ہے لیکن اگر کوئی شخص مطالعہ کرے گا تو قدامت اہلحدیث کے تعلق سے اور تسلسل تاریخی کے تعلق سے یہ بات اس پر واضح ہوگی کہ یہ لقب جو آج کے دور میں ہم نے اختیار کیا یہ بحمد للہ صحابہ کے دور سے چلا آرہا ہے، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور خاص طور پر قرون اولیٰ جن زمانوں کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہترین دور قرار دیا اور

دوسری گواہی سرزمین بہاولپور کی ہے، جہاں ایک شخصیت پیدا ہوئی، پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ، جنہوں نے اس لقب، اس لفظ کو خوب ابھارا اور خوب نمایاں کیا، اور اس کی اساس پر دعوت پیش کی، لوگ اس نام سے واقف نہیں تھے لیکن اس لقب کے ساتھ اس وصف کے ساتھ اس سرزمین پر کام کیا، آج آپ کے بہاولپور میں چپہ چپہ پر اہلحدیث ملیں گے، اور سچے منہج کے حاملین، سچے عقیدے، سچی توحید، کھری توحید، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا دین وہ پیش کرنے والے ہیں، یہ اس لقب کو اختیار کرنے کی برکت ہے

مرجئہ کا ہے۔ مرجئہ کہتے ہیں کہ نہیں دل کی تصدیق کے ساتھ زبان کا اقرار بھی ضروری ہے، باقی عمل ضروری نہیں ہے، وہ عمل کو ایمان کی تعریف سے خارج کرتے ہیں، آج کے احناف کا قول بھی اسی قول کی بنا پر ہے۔ یہ دوسرا مسئلہ ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عمل ایمان میں داخل ہے، اور ایسا داخل ہے کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کرے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا، اور کفر میں داخل ہو جائے گا، اور پانچواں قول معتزلہ کا ہے وہ کہتے تھے کہ ایک معصیت کرنے والا ایمان سے خارج تو ہو جائے گا لیکن کفر میں داخل نہیں ہوگا۔ انہوں نے نئی منزل تیار کی جو ایمان اور کفر کے درمیان تھی کہ ایمان سے نکل جائے گا لیکن کفر میں داخل نہیں

سب سے بہترین زمانہ قرار دیا۔ یہاں پر دوسری بات مکمل ہوئی ہے۔ ہم نے دو پہلو بیان کئے، ایک یہ کہ فضائل اہلحدیث اور دوسرا اس لقب کا تاریخی تسلسل اس لقب کی قدامت اور قرون خیر میں اس لقب کا استعمال یہ سب موجود اور سب ثابت ہیں، تو آج جتنے بھی القاب موجود ہیں سب سے زیادہ مضبوط لقب یہی ہے، لوگوں نے آج مختلف نام رکھ لئے ہیں ان کی تو کوئی تاریخ ہی نہیں ان ناموں کا کوئی خود ہی بانی ہے، خود ہی موجد ہے اور خود ہی اس کا ترجمان!! جو میرا لقب ہے جو میری جماعت کا لقب ہے، اس کی ایک تاریخی حیثیت ہے، اس کے گواہ اور شاہد عادل، علماء اور محدثین ہیں، وہ محدثین جو امت کے اساطین ہیں اور یہ

یہاں پاکستان میں، ہندوستان میں، بنگلادیش میں ہم نے بڑے بڑے اجتماعات دیکھے، اہلحدیث کا لقب اختیار کرنے والے یہ لوگ کہاں سے آگئے، یہ دعوت کیسے پھیلی، یہ گول مول دعوت کا نتیجہ نہیں، ہاں گول مول نام بہت ہیں، کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اہلحدیث کا نام نہ لو، اثبات کرو، دعوت دو بس گول مول، تاکہ جہاں پھرنے اور سرکنے کی نوبت آجائے تو وہاں سرکنا آسان ہو کہ ہم تو اہلحدیث نہیں ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو مفاد پرست ہیں، یہ لوگ تاجرانہ ذہن کے حامل ہیں، یہ لوگ دنیادار ہیں ان کے مناہج مشکوک ہیں۔

شہادتیں سب نے دیں۔

امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ جو حنفی مذہب کے بہت بڑے ستون ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ امام زہری رحمہ اللہ مدینہ کے اہلحدیث میں سے سب سے بڑے محدث ہیں، مدینہ کے اہلحدیث میں سے۔

یہ اہلحدیث کا لقب وہ بھی جانتے ہیں، یہاں یہ بات نہ کہو کہ اس سے مراد محدثین اگر کہو گے بھی تو کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ وہ محدثین تھے اور بحمد اللہ ہم ان کے جوتے اٹھانے والے ہیں، ان کے منہج کے حامل ہیں، فرق کوئی نہیں، جو عقیدہ و منہج اور جو سنت کی معرفت اور جو صحیح دین اللہ نے ان کو دیا ہے ہم اسی کے حاملین ہیں اور اسی کے ترجمان ہیں، کوئی فرق نہیں، اللہ رب العزت نے جو مقام ان سابقین اولین کو دیا وہی ان کے متبعین کا بھی ہے، تو تاریخی شہادتیں موجود ہیں اور تاریخ کے تسلسل سے یہ ثابت ہے اور پھر خاص طور پر چونکہ یہ لقب برصغیر ہندوپاکستان میں صداقت وحقانیت کی پہچان ہے۔ اہلحدیث جب نام لیا جائے گا تو کیا سامنے آئے گا؟ سامنے یہ آئے گا کہ یہ موحدین ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے سچے حاملین ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے عقیدۂ اسماء وصفات میں کسی قسم کا کوئی الحاد نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی توحید پختہ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو شرک سے بیزار ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے ایک ہاتھ میں کتاب اللہ ہے اور دوسرے ہاتھ میں اللہ کے نبی ﷺ کی سنت ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے ہیں، سچی اطاعت کرنے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کا منہج، جن کا عقیدہ اور تمام چیزیں کتاب وسنت کے مطابق ہیں، یہ وہ لوگ ہیں اگر کسی وقت ان کو بتا دیا جائے کہ تمہارا فلاں عمل اللہ کے نبی ﷺ کی فلاں حدیث کے خلاف ہے تو پھر یہ نہیں دیکھیں گے کہ اس بارے میں شیخ کا کیا قول ہے، برادری کی کیا بات ہے، ماں باپ کا کیا مذہب ہے، اس کو چھوڑ دینگے اور کتاب وسنت کی بات کو قبول کرلیں گے، حق کو قبول کر لیں گے، یہ سچے منہج کے حاملین ہیں یہ ہمارا تعارف ہے، اور اسی بات کو دنیا جانتی ہے تو یہ دو پہلو ہیں۔

تیسرا پہلو یہ ہے کہ بعض اوقات ایک چیز کو امرِ واقع ثابت کرتا ہے، جو چیز مروج ہے کہ واقعتاً ایک چیز نظر آرہی ہے اس کو دیکھو اور فیصلہ کرو، آپ اگر کہتے ہیں کہ اہلحدیث کا لفظ دعوتِ دین میں روکاوٹ ہے تو میں کہتا ہوں کہ جو امر واقع ہے وہ اس کے خلاف ہے۔ وہ آپ کے اس دعوے کے خلاف ہے، وہ کیسے؟ آج اس تاریخ جدید میں ہمارے سامنے ہمارے اس دور میں امر

واقع وہ ہوتا ہے جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو، میں اپنے اس دور کی بات کرتا ہوں، جن علماء نے اہلحدیث کے لقب کو اختیار کر کے قرآن وحدیث کا نام لے کر دعوت دین پیش کی وہ کس طرح کامیاب ہوئے اور جنہوں نے اس لقب جو چھپا کر گول مول بات کرنے کی کوشش کی وہ کہاں سے کامیاب ہوئے، میں پہلی مثال دیتا ہوں، شیخ العرب والعجم علامہ بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کی جو توحید کی ننگی تلوار تھے، انہوں نے ہر مقام پر لفظ اہلحدیث کی بات کی اور لقب اہلحدیث کی بات کی، جب سندھ میں دعوت کا آغاز کیا تو پورے سندھ میں صرف ایک مسجد اہلحدیث تھی بس، اور پھر اسی دعوت کو پیش کیا ہر جگہ پہنچ کر کونے کونے میں جا کر اس دعوت کو پیش کیا، جس وقت دنیا سے گئے تو پورے سندھ میں سات سو پچاس (۷۵۰) مساجد بن چکی تھیں۔ ہر مسجد میں باقاعدہ ایک جماعت بھرپور نظم کے ساتھ موجود ہے جو کتاب وسنت کے حاملین ہیں، یہ ایک امر واقع ہے، یہ وہ چیز ہے جس کی گواہی میں بھی دیتا ہوں اور آپ بھی دیں گے، کوئی اس امر واقع کی مخالفت نہیں کر سکتا، یہ سارے اقوال جو میں نے پیش کئے ہیں آپ ان کے بارے میں کچھ بات کہہ سکتے ہیں لیکن امر واقع جس چیز کی گواہی دے رہا ہے اس کی تردید کون کر سکتا ہے۔ کوئی ہے تردید کرنے والا؟؟؟ یہ سات سو پچاس (۷۵۰) مساجد جو کہ اب تک نو سو (۹۰۰) کے قریب پہنچ چکی ہے کوئی اس کا انکار کرنے والا ہے؟؟ ہر جگہ اہلحدیث ہیں اور دعوت اہلحدیث موجود ہے، ایک ایک گاؤں میں، ایک ایک گوٹھ میں ایک ایک قریہ میں، میں نے وہ وقت بھی دیکھا جب لوگ پتھر مارتے، دھتکارتے تھے، جب لوگ کوشش کرتے کہ بدیع الدین رحمہ اللہ کو اس گاؤں میں نہیں آنے دینا، انکار کرتے اور نکال دیتے وہ وقت بھی دیکھا جب شاہ صاحب رحمہ اللہ اور آپ کے جانثار ساتھی اسلحہ سے مسلح ہو کر دین کی دعوت دینے جاتے اور یہ سندھ میں جو بڑا پیری مریدی کا نظام ہے اس نظام کے ساتھ پنجہ آزمائی کی، اس نظام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں، سچی توحید پیش کی اور آج سندھ کا ایک ایک ذرہ اور تھرپارکر کی ریت کا ایک ایک ذرہ گواہی دے گا کہ بدیع الدین رحمہ اللہ نے اللہ کی توحید کی دعوت پیش کی اور بدیع الدین رحمہ اللہ نے منہج اہلحدیث کو پیش کیا، آج اس لفظ کے حاملین پورے سندھ میں نہ صرف یہ کہ پھیلے ہوئے ہیں بلکہ چھائے ہوئے ہیں، ایسے کئی گوٹھ میں جاتا ہوں جہاں صرف اہلحدیث تھے، پورے تھر میں آپ جا کر دیکھو آپ کو صرف دو جماعتیں ملیں گی، یا ہندو ملیں گے یا اہلحدیث ملیں گے۔ اگر یہ لقب روکاوٹ ہے تو یہ جماعت کہاں سے بنی؟ یہ نو سو (۹۰۰) مساجد کہاں سے آگئیں؟ تو تمہارے باطل نظریے کی یہ امر واقع مخالفت کر رہا ہے، اس چیز کا انکار کر رہا ہے۔ دوسری گواہی سرزمین بہاولپور کی ہے، جہاں ایک شخصیت پیدا ہوئی، پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ، جنہوں نے اس لقب، اس لفظ کو خوب ابھارا اور خوب نمایاں کیا، اور اس کی اساس پر دعوت پیش کی، جماعت اہلحدیث بہاولپور آج بھی موجود ہے، لوگ اس نام سے واقف نہیں تھے بقول یونس عینی رحمہ اللہ کہ سب سے اجنبی اہلحدیث تھے لیکن اس لقب کے ساتھ اس وصف کے ساتھ اس سرزمین پر کام کیا، آج آپ کے بہاولپور میں چپہ چپہ پر اہلحدیث ملیں گے، اور سچے منہج کے حاملین، سچے عقیدے، سچی توحید، کھری توحید، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا

میرے دوستو! اس لقب کی ایک تاریخ ہے، اس لقب کی ایک صداقت ہے، ایک حقانیت ہے، اس کا ایک تسلسل ہے جو صحابہ کرام کے دور سے لیکر آج کے اس دور تک اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا۔

ین وہ پیش کرنے والے ہیں، یہ اس لقب کو اختیار کرنے کی رکت ہے۔ یہ امرِ واقع تمہارے اس مؤقف کی تردید کرتا ہے، یہ روکاوٹ کہاں سے ہے؟۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے دعوت پھیل رہی ہے، مجھے شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود رحمہ اللہ کے الفاظ یاد ہیں، ان کی آنکھوں میں آنسو تھے، فرماتے ہیں کہ ایک وقت تھا، جلالپور سے نکلتے اور شجاع آباد تک آتے اور کوئی شخص ہمیں پانی کا ایک گھونٹ پلانے کو تیار نہیں ہوتا تھا، لوگ ہمیں دھتکارتے کہ یہ وہابی جا رہے ہیں، یہ اہلحدیث جا رہے ہیں، ایک پانی کا گھونٹ ہمیں میسر نہ ہوتا اور آج وہ وقت ہے اگر اپنے ہر ساتھی کی خواہش پر صرف اس کو سلام کرتا ہوا اور صرف پانی کا گلاس پیتا ہوا آگے بڑھوں تو جلالپور سے شجاع آباد کا سفر چھ ماہ میں پورا ہو۔ یہ لوگ کہاں سے آ گئے؟ یہ منہج اہلحدیث کے سچے حاملین ہیں، تم کہتے ہو کہ یہ لفظ روکاوٹ ہے۔ تمہارے اس دعوے کی تردید امر واقع کرتا ہے، آپ اس امر واقع کے قضیہ کو لے کر دیکھیں، یہ جماعت کہاں سے آئی، علماء نے جو ہمارے مشائخ ہیں بزرگ ہیں اسی منہج کے ساتھ کام کیا۔ اور ایک وقت تھا کہ مساجد خالی خالی ملتی تھی اور اب چھوٹے سے گوجرانوالہ میں اس چھوٹے سے شہر میں تقریباً ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زائد مساجد موجود ہیں، فیصل آباد میں بھی یہی تعداد ہے، لاہور میں بھی اس سے زیادہ تعداد، سیالکوٹ میں بھی زیادہ تعداد، یہ مساجد کہاں سے آئیں؟ جماعت کہاں سے آئی؟ یہ لوگ کہاں سے آئے؟ ان علاقوں میں اس سچے نام اور لقب کے ساتھ بحمد للہ بہترین کام ہو رہا ہے اور بھرپور

مجھے شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یاد ہیں، ان کی آنکھوں میں آنسو تھے، فرماتے ہیں کہ ایک وقت تھا، جلالپور سے نکلتے اور شجاع آباد تک آتے اور کوئی شخص ہمیں پانی کا ایک گھونٹ پلانے کو تیار نہیں ہوتا تھا، لوگ ہمیں دھتکارتے کہ یہ وہابی جا رہے ہیں، یہ اہلحدیث جا رہے ہیں، ایک پانی کا گھونٹ ہمیں میسر نہ ہوتا اور آج وہ وقت ہے اگر اپنے ہر ساتھی کی خواہش پر صرف اس کو سلام کرتا ہوا اور صرف پانی کا گلاس پیتا ہوا آگے بڑھوں تو جلالپور سے شجاع آباد کا سفر چھ ماہ میں پورا ہو۔

ہو رہا ہے، علماء پیدا ہو رہے ہیں، مدارس بڑھتے جا رہے ہیں، مساجد تعمیر ہو رہی ہیں، دعوت پھیلتی جا رہی ہے۔ صوبہ سرحد میں کبھی صرف ایک نام تھا شیخ عبدالعزیز نورستانی رحمہ اللہ کا۔ وہ یہاں آئے، مدارس اہلحدیث میں دین پڑھا، علم حاصل کیا اور دعوت اہلحدیث کو قبول کیا اور اسی کھری دعوت کو لیکر، اسی لقب اور لفظ کے ساتھ سرحد میں کام کیا، آج وہاں بھی ہزاروں مساجد بن چکی ہیں، اور اس منہج کا باقاعدہ نام ہے، افغانستان میں یہ نام پہنچ چکا، اسی طریقے سے اسی توسط سے۔ تو یہ امر واقع ہے، یہاں پاکستان میں، ہندوستان میں، بنگلہ دیش میں ہم نے بڑے بڑے اجتماعات دیکھے، اہلحدیث کا لقب اختیار کرنے والے یہ لوگ کہاں سے آ گئے، دعوت کیسے پھیلی، یہ گول مول دعوت کا نتیجہ نہیں، ہاں گول مول نام بہت ہیں، کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اہلحدیث کا نام نہ لو، اثبات کرو، دعوت دو بس گول مول، تا کہ جہاں پھرنے اور سرکنے کی نوبت آ جائے تو وہاں سرکنا آسان ہو کہ ہم تو اہلحدیث نہیں ہیں، یہ ہیں وہ لوگ کہ جو مفاد پرست ہیں، یہ لوگ تاجرانہ ذہن کے حامل ہیں، یہ لوگ دنیادار ہیں ان کے مناہج مشکوک ہیں اور جو کھرے ہیں وہ اس کھرے منہج کے ساتھ کام کرنے والے ہیں، اور یاد رکھو کہ کام کرنے کی برکت اور کامیابی تمہارے ہاتھوں میں نہیں ہے یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، تم وفاداری کرو اللہ کے دین کے ساتھ اور منہج سلف صالحین کے ساتھ، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ، کامیابی دینا یا نہ دینا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کے اختیار میں ہے، یہ اللہ کے

صوبہ سرحد میں کبھی صرف ایک نام تھا شیخ عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ کا۔ وہ یہاں آئے، مدارس اہلحدیث میں دین پڑھا، علم حاصل کیا اور دعوت اہلحدیث کو قبول کیا اور اس کھری دعوت کو لیکر، اسی لقب اور لفظ کے ساتھ سرحد میں کام کیا، آج وہاں بھی ہزاروں مساجد بن چکی ہیں، اور اس منہج کا باقاعدہ نام ہے، افغانستان میں یہ نام پہنچ چکا، اسی طریقے اور اسی توسط سے۔

مرضی ہے، یہ لفظ روکاوٹ ہو سکتا ہے جس کے لئے اللہ چاہے اور روکاوٹ نہیں ہو سکتا جس کے لئے اللہ چاہے۔ نہ ماننے والے اللہ تعالیٰ کا نام بھی نہیں مانتے، نہ ماننے والے اسلام کا نام بھی نہیں مانتے تو پھر کیا مصلحت کے تحت اللہ کا نام چھوڑ دو گے؟ اسلام کا نام چھوڑ دو گے؟ آج یورپ تمہارے اسلام کا دشمن ہے، وہ روایتی مسلمان کو بھی نہیں مانتے یہ بوسنیا وغیرہ میں مسلمان کیسے ہیں؟ صرف نام کے مسلمان ہیں، نہ ان کو اذان آتی ہے نہ ان کو کلمہ آتا ہے نہ ان کو نماز آتی ہے نہ ان کو قرآن آتا ہے، بس ہم مسلمان ہیں، صرف اتنا۔ باقی کچھ نہیں، ان کو بھی اپنوں نے تہ تیغ کیا، وہ تو روایتی نام کو بھی نہیں مانتے، جو اسلام کے سچے حاملین ہیں ان کو کیسے مانیں گے؟ اسلام کا نام بھی نکال دو مصلحت دعوت کے تحت، نہیں میرے دوستو! اس لقب کی ایک تاریخ ہے، اس لقب کی ایک صداقت ہے، ایک حقانیت ہے، اس کا ایک تسلسل ہے جو صحابہ کرام کے دور سے لیکر آج کے اس دور تک اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا، انشاء اللہ اسی کھرے منہج کے ساتھ ان کھرے لوگوں نے دعوت کا کام کرنا ہے، توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے، یہی جماعت ہے، آپ ﷺ کی ایک حدیث جس میں آپ ﷺ نے ۷۳ فرقوں کا ذکر فرمایا اور آخری بات ارشاد فرمائی کہ سب کے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے! پوچھا گیا وہ ایک کون ہے؟ آپ ﷺ سے اس بارے میں دو طرح کے جوابات منقول ہیں

① هم الجماعة

وہ ایک جماعت ہے جو جنت میں جائے گی،

② هم ما انا عليه اليوم و اصحابي

یہ وہ لوگ ہیں جو اس چیز پر قائم ہوں جس پر آج میں قائم ہوں اور میرے صحابہ۔ معنی کیا ہوا؟ کہ جو لوگ اسی منہج پر قائم ہوں جس منہج پر اللہ کے پیغمبر ﷺ تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

باقی کوئی جماعت نہیں۔ جماعت کون ہے؟ وہ لوگ جو اس چیز پر قائم ہوں جس چیز پر اللہ کے پیغمبر ﷺ تھے اور صحابہ تھے، اس پر آج کون قائم ہیں؟ صرف اہلحدیث!! باقی کوئی نہیں، تمام جماعتیں آپ کے سامنے موجود ہیں، ان کے مناہج دیکھیں، آپ ان کی تاریخ دیکھیں، ان کے عقائد دیکھیں، ہر جگہ آپ کو جھول نظر آئے گا، اللہ کے پیغمبر ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے منہج اور دین پر صرف اہلحدیث قائم ہیں اور پیغمبر ﷺ کے فرمان کے مطابق وہی جماعت ہیں۔

تو یہی وہ جماعت ہے جو صحابہ کرام کے دور سے چلی آ رہی ہے، آج بھی موجود اور قائم ہے اور انشاء اللہ قیامت تک یہ منہج اور جماعت موجود و قائم رہے گی۔ باقی کوئی میری کمزوری ہو، میرے ساتھی کی کمزوری ہو، کسی اور شیخ کی کمزوری ہو تو وہ اس کی ذاتی کمزوری ہے۔ وہ منہج اہلحدیث کی کمزوری نہیں، بلکہ وہ ہماری کمزوری ہے، اگر ہمیں وہ کمزوری بتائی جائے گی تو اس کو ہم تسلیم کرینگے، اس سے رجوع کریں گے، لیکن منہج اہلحدیث، فکر اہلحدیث، مسلک اہلحدیث یہ روز روشن کی طرح سچا ہے، صادق ہے، برحق ہے اور بلکل واضح ہے، اس میں کوئی جھول اور کوئی خطا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے دین پر قائم رکھے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، عقیدہ کی اصلاح کی اور منہج کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❁